سورة هود

آيات ٥٠ - ٦٠

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾
یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۵۲﴾
قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۳﴾
اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ
ۙ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ
اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ
یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾
وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾
وَ تِلْكَ عَادٌ ۙۗ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۵۹﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ
الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمۡ ھُوۡدًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ یٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا ؕ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ ؕ

وَاِلٰی عَادٍ - اور عاد کی طرف (بھیجا ہم نے)

قوم عاد دو قبیلوں سے منسوب ہے عاد اولیٰ جو حضرت ہود کی قوم تھی، اور عاد ثانی جو عمالقی تھے جنہیں "جبارین" کے نام سے پکارا گیا ہے

اَخَاھُمۡ ھُوۡدًا - ان کے بھائی ہود کو

أخ - بھائی

ان ہی کی قوم سے ایک فرد، جو انہی کی زبان میں ان پر حجت تمام کرے

قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ - (ہودؑ نے) کہا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی

مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ - تمہارے لیے نہیں ہے کوئی معبود اُس کے علاوہ

اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُفۡتَرُوۡنَ - نہیں ہو تم مگر جھوٹ گھڑنے والے (اپنے شرک میں)

مُفۡتَرٍ - إفترى سے (اسم فاعل)، جھوٹ گھڑنے والا

یٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ - اے میری قوم! نہیں مانگتا میں تم سے

عَلَیۡہِ اَجۡرًا - اس (خدمت) پر کوئی صِلہ

اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا - میرا اجر ہے مگر

عَلَی الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ - اس پر جس نے مجھے پیدا کیا

فَطَرَ یَفۡطُرُ ، فَطۡرًا - پیدا کرنا

فَاطِر پیدا کرنے والا

اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾ وَ یٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا وَّ یَزِدۡکُمۡ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمۡ وَ لَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِیۡنَ ﴿۵۲﴾

اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ - کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے

وَ یٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ - اور اے میری قوم ! معافی چاہو اپنے رب سے

ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ - پھر پلٹو اسی کی طرف

یُرۡسِلِ السَّمَآءَ - وہ بھیجے کا آسمان کو (یعنی آسمان سے)

عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا - تم پر موسلا دھار ہوتے ہوئے (بارش)

(د ر ر)

دَرَّ یَدِرُّ ، دَرًّا - مسلسل / لگاتار بہنا (۱۱)

مِّدۡرَار - (مبالغے کا صیغہ) مسلسل برسنے والا (بادل)

اردو : مدارت (شفقت، رحمت، نوازش وغیرہ کی کثرت)

وَّ یَزِدۡکُمۡ قُوَّۃً - اور زیادہ کرے گا تم کو بلحاظ قوت

زَادَ یَزِیۡدُ ، زِیَادَۃً - زیادہ کرنا

اِلٰی قُوَّتِکُمۡ - تمہاری موجودہ قوت سے

وَ لَا تَتَوَلَّوۡا - اور نہ موڑو منہ (بندگی سے)

تَوَلَّی یَتَوَلّٰی ، تَوَلِّیًا - منہ موڑنا (۷)

مُجۡرِمِیۡنَ - مجرم بن کر

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ
اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىْ فَطَرَنِىْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٥١﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ
مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٥٢﴾

اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا اُس نے کہا "اے برادران قوم، اللہ کی بندگی کرو، تمہارا کوئی خدا اُس کے سوا نہیں ہے تم نے محض جھوٹ گھڑ رکھے ہیں، اے برادران قوم، اس کام پر میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا، میرا اجر تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا تم عقل سے ذرا کام نہیں لیتے؟ اور اے میری قوم کے لوگو، اپنے رب سے معافی چاہو، پھر اس کی طرف پلٹو، وہ تم پر آسمان کے دہانے کھول دے گا اور تمہاری موجودہ قوت پر مزید قوت کا اضافہ کرے گا مجرموں کی طرح منہ نہ پھیرو"

And to 'Ad We sent their brother Hud. He said: 'My people! Serve Allah: you have no god save Him. (In attributing partners to Allah) you have merely been fabricating lies.
My people! I seek no reward from you for my work. My reward lies only with Him Who created me. Do you not understand anything? My people! Ask your Lord for forgiveness and turn to Him in repentance. He will shower abundant rains upon you from the heaven, and will add strength to your strength. Do not turn away as those given to guilt.

محمد اقبال

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ ؕ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

ہود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل

- قومِ عاد سے متعلق تفصیل آگے "اضافی مواد" کے حصے میں ملاحظہ کیجئے
- ہود علیہ السلام نے قوم سے وہی بات کی جو ہر دور میں داعیان حق اپنی قوم سے کہتے رہے ہیں کہ ہم جو اس طرح تندہی اور مشقت سے تمہیں تبلیغ کر رہے ہیں اس میں ہمارا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے۔
- قوموں کی اصلاح کا کام دنیا میں سب سے کٹھن اور نازک کام ہے۔ اس کے لیے صرف محنت ہی درکار نہیں بلکہ خطرات سے کھیلنا اور گزرنا بھی پڑتا ہے۔ اپنے بیگانہ ہو جاتے ہیں، دوست دشمن بن جاتے ہیں۔ عزت ذلت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ زندگی مستقل خطرے کا شکار رہتی ہے۔ کوئی لمحہ آرام کا نصیب نہیں ہوتا۔ دن گالیاں سنتے اور طعنے برداشت کرتے گزر جاتا ہے اور راتیں اللہ کی بارگاہ کی نذر ہو جاتی ہیں۔ ایسا کٹھن اور جانگسل کام جس کی اور کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی بغیر کسی لالچ اور معاوضے کے ایک آدمی سرانجام دے رہا ہے۔ اس پر وہ کسی اجر کا طالب نہیں
- ذرا عقل سے کام لو ! ان تمام مشکلات کے باوجود اس شخص نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس مقصد اور مشن کے لیے وقف کر رکھا ہے، اس کے پاس یقین کی کوئی ایسی بنیاد اور ضمیر کے اطمینان کی کوئی ایسی وجہ ہے جس کی بنا پر اس نے اپنا عیش و آرام چھوڑ کر، اپنی دنیا بنانے کی فکر سے بے پروا ہو کر، اپنے آپ کو اس جو کھم میں ڈالا ہے کہ صدیوں کے جمے اور رچے ہوئے عقائد، رسوم اور طرز زندگی کے خلاف آواز اٹھائے اور اس کی بدولت دنیا بھر کی دشمنی مول لے لی ہے
- اگر حق و سچ جیسی اطمینان بخش طاقت اس کے پیچھے نہ ہوتی تو ان سب مصائب و مشکلات سے بے پروا ہو کر اس گرداب میں کیوں کودتا؟

يٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝۵۱ وَيٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا وَّيَزِدۡكُمۡ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ۝۵۲

ہود علیہ السلام کی قوم کو توبہ واستغفار کی ترغیب - (ہلاکتِ اقوام اور استغفار کا باہمی تعلق)

- دعوت توحید کے بعد ہود علیہ السلام نے انہیں اللہ کے حضور توبہ واستغفار کی دعوت دی، اور کہا کہ اگر تم لوگ شرک سے توبہ کرلوگے اور اللہ کے دین پر عمل پیرا ہوجاؤگے تو وہ تمہارے کھیتوں اور باغات کے لیے خوب بارش برسائے گا، اور مال واولاد کے ذریعہ تمہاری قوت میں مزید اضافہ کرے گا
- یہ وہی بات ہے جو پہلے رکوع میں نبی اکرم ﷺ سے کہلوائی گئ تھی کہ " وَّ اَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُمَتِّعۡكُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤۡتِ كُلَّ ذِىۡ فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ " اپنے رب سے معافی مانگو اور اس کی طرف پلٹ آؤ تو وہ تم کو اچھا سامان زندگی دے گا
- اس سے معلوم ہوا کہ آخرت ہی میں نہیں اس دنیا میں بھی قوموں کی قسمتوں کا اتار چڑھاؤ اخلاقی بنیادوں پر ہی ہوتا ہے۔ اللہ اس عالم پر جو فرماں روائی کر رہا ہے وہ اخلاقی اصولوں پر مبنی ہے نہ کہ ان طبعی اصولوں پر جو اخلاقی خیر و شر کے امتیاز سے خالی ہوں
- یہ بات کئ مقامات پر قرآن میں فرمائی گئ ہے کہ جب ایک قوم کے پاس نبی کے ذریعہ سے خدا کا پیغام پہنچتا ہے تو اس کی قسمت اس پیغام کے ساتھ معلق ہوجاتی ہے۔ اگر وہ اسے قبول کرلیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اگر رد کر دیتی ہے تو اسے تباہ کر ڈالا جاتا ہے
- اسی طرح اس قانون کی ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ جو قوم دنیا کی خوشحالی سے فریب کھا کر ظلم و معصیت کی راہوں پر چل نکلتی ہے اس کا انجام بربادی ہے۔ اگر وہ اپنی غلطی کو محسوس کرلے اور نافرمانی چھوڑ کر خدا کی بندگی کی طرف پلٹ آئے تو اس کی قسمت بدل جاتی ہے، اور مستقبل میں اس کے لیے عذاب کے بجائے انعام، ترقی اور سرفرازی کا فیصلہ لکھ دیا جاتا ہے۔

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ

قَالُوْا يٰهُوْدُ - انھوں نے کہا اے ہود !

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ - نہیں لائے تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل

جَاءَ يَجِيْءُ ، مَجِيْئًا: - آنا، لانا

وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ - اور نہیں ہیں ہم چھوڑنے والے

تَارِكِي - اصل میں تَارِكِين ہے، اضافت کی وجہ سے ن گر گیا

تَارِك - چھوڑنے والا

اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ - اپنے معبودوں کو تمہارے کہنے سے

آلِهَة ، إِلٰهٌ کی جمع (معبود)

وَ مَا نَحْنُ - اور نہیں ہیں ہم

لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ - تمہاری بات ماننے والے

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا - نہیں کہتے ہم مگر (یہی کہ)

اعْتَرٰىكَ - مبتلا کر دیا تجھ کو

اعْتَرٰى يَعْتَرِي ، اِعْتِرَاءً - مبتلا کرنا، غلبہ پانا، چھا جانا، لاحق ہونا (VIII)

بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ - ہمارے معبودوں میں سے کسی نے خرابی میں

سُوْء - برائی، بیماری (یہاں دماغی نقصان مراد ہے)

قَالَ اِنِّیۡۤ اُشۡهِدُ اللّٰهَ وَ اشۡهَدُوۡۤا اَنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ۙ﴿۵۴﴾ مِنۡ دُوۡنِهٖ فَكِیۡدُوۡنِیۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ لَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۵۵﴾

قَالَ - (هودؑ نے) کہا

اِنِّیۡۤ اُشۡهِدُ اللّٰهَ - بیشک میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو

وَ اشۡهَدُوۡۤا - اور تم بھی گواہ رہو

اَنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ - کہ یقیناً میں بیزار ہوں

مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ - ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو

مِنۡ دُوۡنِهٖ - اس کے علاوہ سے (اللہ کے علاوہ)

فَكِیۡدُوۡنِیۡ جَمِیۡعًا - میرے ساتھ مکر و فریب کر لو سب مل کر

كَيْد - مکر و فریب، چالبازی، تدبیر

(مکر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو بمعنی اچھی تدبیر)

ثُمَّ لَا تُنۡظِرُوۡنِ - پھر تم لوگ نہ دو مہلت مجھ کو

أَنْظَرَ يُنْظِرُ ، إِنْظَارًا - مہلت دینا، ڈھیل دینا (IV)

قَالُوۡا یٰهُوۡدُ مَا جِئۡتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّ مَا نَحۡنُ بِتَارِكِیۡۤ اٰلِهَتِنَا عَنۡ قَوۡلِكَ وَ مَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۵۳﴾ اِنۡ نَّقُوۡلُ اِلَّا اعۡتَرٰىكَ
بَعۡضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوۡٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیۡۤ اُشۡهِدُ اللّٰهَ وَ اشۡهَدُوۡۤا اَنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ۙ﴿۵۴﴾ مِنۡ دُوۡنِهٖ فَكِیۡدُوۡنِیۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ لَا
تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۵۵﴾

انہوں نے جواب دیا "اے ہودؑ، تو ہمارے پاس کوئی صریح شہادت لے کر نہیں آیا ہے، اور تیرے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑ سکتے، اور تجھ پر ہم ایمان لانے والے نہیں ہیں ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ تیرے اوپر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے" ہودؑ نے کہا "میں اللہ کی شہادت پیش کرتا ہوں اور تم گواہ رہو کہ یہ جو اللہ کے سوا دوسروں کو تم نے خدائی میں شریک ٹھیرا رکھا ہے اس سے میں بیزار ہوں، تم سب کے سب مل کر میرے خلاف اپنی کرنی میں کسر نہ اٹھا رکھو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو

They said: 'O Hud! You have not brought to us any clear evidence, and we are not going to forsake our gods merely because you say so. We are not going to believe you. All we can say is that some god of ours has afflicted you with evil. Hud said: 'Indeed I take Allah as my witness, and you too to be my witnesses that I have nothing to do61 with your associating with Allah. others than Him in His divinity. So conspire against me, all of you, and give me no respite.

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ﴿۵۵﴾

قوم کی طرف معجزے کا مطالبہ

- حضرت ہود (علیہ السلام) نے گزشتہ آیات میں اللہ کی الوہیت کو کو دلائل سے ثابت کیا اور پھر اپنے رویئے اور اخلاص کو بطور دلیل کے ان کے سامنے پیش کیا جس سے ایک طرف آپ کی دعوت کا اثبات ہوتا تھا اور دوسری طرف آپ کی رسالت کا یقین پیدا ہوتا تھا۔ اور پھر اللہ کی طرف رجوع کی دعوت دی کہ تم اللہ سے استغفار کرو اور ہر طرف سے کٹ کر اس کے احکام کی طرف پلٹ آؤ تو تم دیکھو گے کہ کس طرح وہ تمہیں خوشحالیوں سے نوازتا اور کس طرح تمہاری سیاسی قوت میں اضافہ کرتا ہے

- آپ کی قوم نے کہا کہ اے ہود ! تم ہم سے بہت سے تبدیلیوں کا مطالبہ کر رہے ہو۔ تم چاہتے ہو ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں اور ایک خدا پر ایمان لے آئیں۔ اپنی زندگی کے طور اطوار کو یکسر تبدیل کر لیں۔ بنیادی نظریات سے لے کر آداب زندگی تک ہر چیز کا فیصلہ تمہاری رہنمائی میں کریں۔ اپنے تمام بڑوں کو رد کر کے تمہاری بڑائی کے سامنے جھک جائیں۔ اتنی بڑی تبدیلیوں کے لیے چند دلائل کافی نہیں، کوئی بہت بڑی شہادت ہونی چاہیے۔ ایک ایسی شہادت جو ہمیں تمہاری ہر بات ماننے پر مجبور کر دے ہمیں تو کوئی ایسی نشانی دکھایئے، کوئی حیران کن غیر معمولی چیز ہمارے سامنے لایئے جسے دیکھ کر مانے بغیر چارہ نہ ہو

- تم اس طرح کا کوئی معجزہ لے کر نہیں آئے تو ہم محض تمہارے کہنے پر نہ اپنے معبودوں ہی کو چھوڑنے کے لیے تیار ہیں اور نہ تمہارے دعوے کی تصدیق کے لیے تیار ہیں بلکہ ہم سمجھتے ہیں تجھ پر ہمارے معبودوں کی مار پڑ گئی ہے جو تو بہکی باتیں کرتا ہے

- قوم کی اس بیہودہ بات کے جواب میں ہود علیہ السلام کی غیرت توحید بھڑک اٹھی اور آپ نے پورے جوش و جذبے اور جلال کے ساتھ شرک سے برأت کا اعلان کیا اور انہیں چیلنج دیا کہ تم اور تمہارے یہ معبود سب مل کر میرے خلاف جو سازش اور داؤ ہاتھ کرنا چاہتے ہو سب کر لو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو

اِنِّیۡ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیۡ وَ رَبِّكُمۡ ؕ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖۤ اِلَیۡكُمۡ ؕ

اِنِّیۡ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ - میں نے بھروسہ کیا اللہ پر

رَبِّیۡ وَ رَبِّكُمۡ - جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے،

مَا مِنۡ دَآبَّةٍ اِلَّا - نہیں ہے کوئی جاندار مگر

دَآبَّة - رینگ کر چلنے والے جانور - مگر اس کا اطلاق سب جانوروں پر

هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا - وہ پکڑے ہوئے ہے اس کو پیشانی سے

أخَذَ يَأْخُذ ، أَخْذًا - پکڑنا

نَاصِيَة - پیشانی

اِنَّ رَبِّیۡ - بیشک میرا رب (ملتا) ہے

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ - سیدھے راستے پر

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا - پھر اگر منہ پھیرتے ہو تم

تَوَلَّى يَتَوَلَّى ، تَوَلِّيًا - منہ موڑنا (V)

فَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ - تو یقیناً میں پہنچا چکا ہوں تم کو

أَبْلَغَ يُبْلِغُ ، إِبْلاغًا - پہنچانا (IV)

مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖۤ اِلَیۡكُمۡ - وہ پیغام جو دے کر بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف

وَيَسۡتَخۡلِفُ رَبِّىۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ‌ ۚ وَلَا تَضُرُّوۡنَهٗ شَيۡــًٔـا‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ ۝۵۷

وَيَسۡتَخۡلِفُ رَبِّىۡ - اور جانشین کر دے گا میرا رب

اِستَخلَفَ يَسۡتَخۡلِفُ ، اِسۡتَخۡلَافًا - جانشین بنانا (X)

قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ - کسی اور قوم کو تمہاری جگہ

وَلَا تَضُرُّوۡنَهٗ - اور تم نقصان نہیں پہنچا سکو گے اس کو

ضَرَّ يَضُرُّ ، ضَرًّا - نقصان پہنچانا

شَيۡــًٔـا - کچھ بھی

اِنَّ رَبِّىۡ - یقیناً میرا رب

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ - ہر چیز پر نگران ہے

اِنِّیۡ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیۡ وَ رَبِّکُمۡ ؕ مَا مِنۡ دَآبَّۃٍ اِلَّا ہُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِہَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقَدۡ
اَبۡلَغۡتُکُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِہٖۤ اِلَیۡکُمۡ ؕ وَ یَسۡتَخۡلِفُ رَبِّیۡ قَوۡمًا غَیۡرَکُمۡ ۚ وَ لَا تَضُرُّوۡنَہٗ شَیۡئًا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ ﴿۵۷﴾

میرا بھروسہ اللہ پر ہے جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی چوٹی اس کے ہاتھ میں نہ ہو بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے

اگر تم منہ پھیرتے ہو تو پھیر لو جو پیغام دے کر میں تمہارے پاس بھیجا گیا تھا وہ میں تم کو پہنچا چکا ہوں اب میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو اٹھائے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے یقیناً میرا رب ہر چیز پر نگراں ہے"

I have put my trust in Allah, Who is my Lord and your Lord. There is no moving creature which He does not hold by its forelock. Surely, My Lord is on the straight path.

If you, then, turn away (from the truth), know that I have delivered the message with which I was sent to you. Now my Lord will set up another people in place of you and you shall in no way be able to harm Him.64 Surely my Lord keeps a watch over everything.

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۚ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ
وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾

قوت ایمان و یقین کا ایک مظہر و نمونہ

- حضرت ہود علیہ السلام نے غیر متزلزل یقین ایمان کی پوری قوت سے قوم عاد کے تمام مشرکین اور ان کے خداؤں کو اپنے خلاف سازش اور جنگ کے لیے للکارا۔
- فرمایا، اچھی طرح سن لو کہ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ میرا تکیہ اور بھروسہ اللہ پر ہے جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی۔ کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جو اس کے قبضہ قدرت سے باہر ہو۔ سب کی پیشانی اس کی مٹھی میں ہے۔ کسی میں مجال نہیں کہ اس کے اذن کے بغیر کسی کو کوئی گزند پہنچا سکے۔ اور یہ میرا رب ہی ہے جو صراط مستقیم کی جانب رہنمائی کرتا ہے
- اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ اور توکل ایک مومن کی وہ ڈھال ہے جس کے بل پر وہ کسی مادی طاقت کو خاطر میں نہیں لاتا اور اپنے وقت کے بڑے سے بڑے طاغوت سے ٹکرا جاتا ہے
- ... تم کہتے ہو کہ میں کوئی شہادت لے کے نہیں آیا، حالانکہ میں تو سب سے بڑی شہادت اس خدائی کی پیش کر رہا ہوں جو اپنی ساری خدائی کے ساتھ کائنات ہستی کے ہر گوشے اور ہر جلوے میں اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ جو حقیقتیں میں نے تم سے بیان کی ہیں وہ سراسر حق ہیں، ان میں جھوٹ کا کوئی شائبہ تک نہیں اور جو تصورات تم نے قائم کر رکھے ہیں وہ جھوٹ
- ہود علیہ السلام نے قوم عاد کو آخری تنبیہ کی کہ اگر تم اس انکار اور اعراض کی روش پر اڑے رہنے کا فیصلہ کر چکے ہو تو اب نتائج کی تمام ذمہ داری تمہارے ہی سر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام دے کر بھیجا گیا تھا وہ میں تمہیں واضح طور پر پہنچا چکا ہوں
- اس انکار و تکذیب پر اب عذاب استیصال آئے گا، تمہاری جڑ کاٹ دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو اٹھا کھڑا کرے گا۔ اپنی تمام قوت و شوکت کے باوجود تم خدا کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں کر سکو گے۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا - اور جب آ پہنچا ہمارا حکم (عذاب)

نَجَّيْنَا هُوْدًا - تو نجات دی ہم نے ہود کو

نَجَّى يُنَجِّي ، تَنْجِيَةً - نجات دینا (II)

وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ - اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اس کے ساتھ

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا - اپنی رحمت خاص سے

وَنَجَّيْنٰهُمْ - اور ہم نے نجات دی ان کو

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ - ایک سخت عذاب سے

عذاب غلیظ ۔ سخت عذاب

وَتِلْكَ عَادٌ - اور یہ ہے قوم عاد

جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ - انکار کیا تھا انھوں نے اپنے رب کی آیات کا

جَحَدَ يَجْحَدُ ، جُحُودًا ۔ انکار کرنا
کسی کو حق دینے سے انکار کرنا

وَعَصَوْا رُسُلَهٗ - اور نافرمانی کی رسولوں کی

عَصَى يَعْصِي ، عِصْيانًا ۔ نافرمانی کرنا

یہاں تمام انبیاء کو رسول کہا گیا ہے، قرآن میں نبی اور رسول کے الفاظ اگر الگ الگ آئیں تو ایک دوسرے کی جگہ پر آ سکتے ہیں، لیکن اگر یہ دونوں الفاظ اکٹھے ایک جگہ آئیں تو پھر ان میں سے ہر لفظ اپنے خاص معنی دیتا ہے۔

وَ اتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع

وَ اتَّبَعُوْٓا اَمْرَ - اور پیروی کی (مانتے رہے)

كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ - کہنا ہر ظالم سرکش کا

وَ اُتْبِعُوْا - اور ان کے پیچھے لگا دیا گیا

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً - اس دنیا میں ایک لعنت کو

وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - اور قیامت کے دن (بھی)

اَلَآ اِنَّ عَادًا - سنو! بلاشبہ عاد نے

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ - کفر کیا اپنے رب سے

اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ - سن لو پھٹکار پڑی عاد پر

قَوْمِ هُوْدٍ - جو قوم تھی ہود کی

جَبّار ، جَبَر سے مبالغے کا صیغہ (سرکش، زبردست)

عَنِید عناد رکھنے والا، ضدی جو حق کو پہنچاننے سے انکار کرے مراد، قوم عاد کے سرکش سردار

بُعْد - دور ہونا (پھٹکار اور لعنت) کے لیے لفظ

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا
كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾

پھر جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دے دی اور ایک سخت عذاب سے بچالیا

یہ ہیں عاد، اپنے رب کی آیات سے انہوں نے انکار کیا، اس کے رسولوں کی بات نہ مانی، اور ہر جبار دشمن حق کی پیروی کرتے رہے

آخر کار اس دنیا میں بھی ان پر پھٹکار پڑی اور قیامت کے روز بھی سنو! عاد نے اپنے رب سے کفر کیا، سنو! دور پھینک دیے گئے عاد، ہودؑ کی قوم کے لوگ

And when Our command came to pass, We delivered Hud, together with those who shared his faith, out of special mercy from Us. We delivered them from a woeful chastisement. Such were 'Ad. They repudiated the signs of their Lord, disobeyed His Messengers,65 and followed the bidding of every tyrannical enemy of the truth. They were pursued by a curse in this world, and so will they be on the Day of Judgement .Lo! 'Ad disbelieved in the Lord. Lo! ruined are 'Ad, the people of Hud.

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾

قوم عاد کی سرکشی کا انجام

- قومِ عاد، ہود علیہ السلام کی رسالت پر ایمان نہ لائے بلکہ اپنے کفر و شرک پر ڈٹے رہے تو اللہ کے قانون جزا کا وقت آ پہنچا
- قومِ عاد پر یہ عذاب ایک حد سے گزر جانے والی تند و تیز ہوا کی صورت میں آیا جسے قرآن پاک میں "رِيحٍ صَرْصَرٍ" تند ہوا "رِّيحَ الْعَقِيمَ" بانجھ یعنی بے برکت ہوا اور " رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ" ہوا کہ جس میں دردناک عذاب تھا سے تعبیر کیا گیا ہے جب قومِ عاد پر عذاب کا وقت آیا تو سرما کے بادل رعد و برق کے ساتھ نمودار ہوئے اور باد صرصر آندھی اور طوفان بن کر پوری بستی پر ٹوٹ پڑی، جو سات رات اور آٹھ دن تک چلتی رہی
- اس سے مکان گر گئے، چھتیں اڑ گئیں۔ درخت جڑ سے اکھڑ کر کہیں سے کہیں جا پڑے، ہوا تند و تیز ہونے کے ساتھ ایسی زہریلی تھی کہ آدمیوں کی ناک میں داخل ہو کر جسم کو گلی سڑی ہڈی کی طرح بے جان کر کے رکھ دیتی، قومِ عاد کے تنومند قوی ہیکل انسان جو اپنی جسمانی قوتوں کے گھمنڈ میں سرمست سرکش تھے بے حس و حرکت پڑے نظر آتے تھے۔ ہزاروں لاکھوں لاشوں کے ڈھیر گلی کوچوں میں لگ گئے، مکانوں کے اندر دب گئے، ہوا سے اڑ کر پہاڑوں اور درختوں سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے
- یہ ہوا انجام قومِ عاد کا، جنہوں نے (۱) اللہ اور اس کی آیات کا انکار کیا اور (۲) اس کے بھیجے رسول کو جھٹلایا اور اتباع کیا تو اس طبقے کی جسے جبار اور عنید کہا گیا ہے۔ یعنی ہر وہ شخص جس کے ہاتھ میں ڈنڈا ہے، جس کے پاس قوت ہے جو طاقت کے زور سے اپنی بات منوا سکتا ہے، جو لوگوں کے ضمیر خرید سکتا ہے، عہدہ و منصب کی چابیاں جس کے ہاتھ میں ہیں، جو اپنے مفادات کا تحفظ کرنے کے لیے ہر طرح کا استحصال روا رکھتے ہیں (یہی طاغوت ہیں) ان سے بڑھ کر دشمن حق اور کون ہو سکتا ہے؟

وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝٦٠

قریش کو تنبیہ

- قوم عاد کے یہی وہ جرائم تھے جنھوں نے انھیں ہر طرح کی خوبی سے تہی دامن کر دیا تھا۔ اللہ کا دین ان کے لیے ایک اجنبی چیز تھی کیونکہ ان کی زندگی کے طور اطوار اس سے بالکل میل نہیں کھاتے تھے۔ اللہ کو اپنی زمین پر چونکہ ایسے لوگ گوارہ نہیں، اس لیے جب بھی کوئی قوم اس سطح پر پہنچتی ہے تو اسے فنا کر دیا جاتا ہے اور ان کی تباہی کی داستان اس طرح عبرت انگیز بنادی جاتی ہے کہ لعنت ان کے دائیں بائیں چلتی ہے اور قیامت کے دن تو لعنت کا مرکز جہنم ان کی جگہ ہوگا
- اے مشرکین مکہ اور اے دنیا کے لوگو ! کان کھول کے سن لو کہ جس قوم عاد کا انجام تم نے سنا اور جن کے کھنڈرات تمھیں ہمیشہ دعوت نظارہ دیتے ہیں انھوں نے بھی تمہاری طرح اپنے رب کا کفر کیا تھا
- اللہ کا غضب ان پر عذاب کی صورت میں برسا اور نیست و نابود کر دیئے گئے، اللہ کی رحمت سے دور ہوگئے اور اس کی لعنت کے مستحق ٹھہرے۔ تمہاری بھی تو وہی روش ہے، اگر کوئی دیدۂ عبرت نگاہ ہے اس قوم کے انجام سے سبق سیکھنا چاہیے
- أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ - تم نے دیکھا نہیں تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ 89:6
- وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ - اور عاد ایک بڑی شدید طوفانی آندھی سے تباہ کر دیے گئے- 69:6
- كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ -عاد نے جھٹلایا، تو دیکھ لو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات 54:18

اضافی مواد

Reference Material

آیات 51 - 60

رکوع 5

- حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت اور قوم ہود کی ہلاکت کا تذکرہ
- اس تاریخی سلسلۂ استشہاد کا تسلسل کہ جو قومیں فساد فی الارض کی مرتکب ہوتی اور اپنے رسول کی دعوت اصلاح کی تکذیب کر دیتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صفحۂ ارض سے مٹا دیتا ہے
- حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں توحید کی دعوت دی لیکن ان کی قوم کے سرداروں نے انہیں آسیب زدہ اور جھوٹا قرار دیا، توحید کی دعوت کو مسترد کیا، اور آباء پرستی چھوڑنے سے انکار کیا
- حضرت ہود علیہ السلام اور ایمان لانے والوں کو بچالیا گیا اور ان کی قوم کو ہلاک کر دیا گیا
- قریش کو دعوت بھی اور عبرت بھی کہ تمہارے لیے اس میں بصیرت کا بہت سامان ہے اس لیے کہ تم بھی اسی نکار اور تکذیب کے راستے پہ گامزن ہو جس پر قوم ہود چل کر نیست و نابود ہو چکی ہے

قوم عاد اور حضرت ہود علیہ السلام

- حضرت ہود علیہ السلام قوم عاد کی طرف مبعوث ہوگئے۔ یہ عربوں کی قدیم ترین قوم جو جزیرہ عرب میں جانی پہچانی تھی۔ یہ اپنے کسی جدِاعلیٰ عاد کی طرف منسوب تھی۔ سام بن نوحؑ کی نسل کی یہ قوم ایک صاحب قوت واقتدار قوم تھی، جو عرب سے باہر نکل کر شام، مصر اور بابل کی طرف بڑھے اور وہاں زبردست حکومتوں کی بنیادیں قائم کیں۔
- عرب ان باشندوں کو امم بائدہ (ہلاک ہو جانے والی قومیں) یا عرب عاربہ (خالص عرب) اور ان کی مختلف جماعتوں کے افراد کو عاد، ثمود، طسم اور جدیس کہتے ہیں
- مستشرقین (orientalists) ان کو امم سامیہ (Semitic nations) کہتے ہیں، قرآنِ مجید نے ان کو عادِ اولیٰ کہا ہے (اور اسے یہ واضح ہوتا ہے کہ عرب کی قدیم قوم بنو سام اور عاد اولیٰ ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں)، قرآن میں انہیں عادِ ارم بھی کہا ہے
- مؤرخین کے نزدیک عاد کا زمانہ تقریباً تین ہزار سال قبل مسیح ہے اور قرآن مجید میں عاد کو "مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ " کہہ کر قوم نوح کے خلفاء میں سے شمار کیا ہے۔
- قرآن کی رو سے اس قوم کا اصل مسکن احقاف کا علاقہ تھا جو حجاز، یمن اور یمامہ کے درمیان الرّبع الخالی صحرا (Empty Quarter) کے جنوب مغرب میں واقع ہے، مگر آج یہاں ریت کے ٹیلوں کے سوا کچھ نہیں ہے، بعض مورخین کہتے ہیں کہ ان کی آبادی عرب کے سب سے بہترین حصہ حضرموت اور یمن میں خلیج فارس کے سواحل سے حدود عراق تک وسیع تھی اور یمن ان کا دارالحکومت تھا

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ ؕ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾

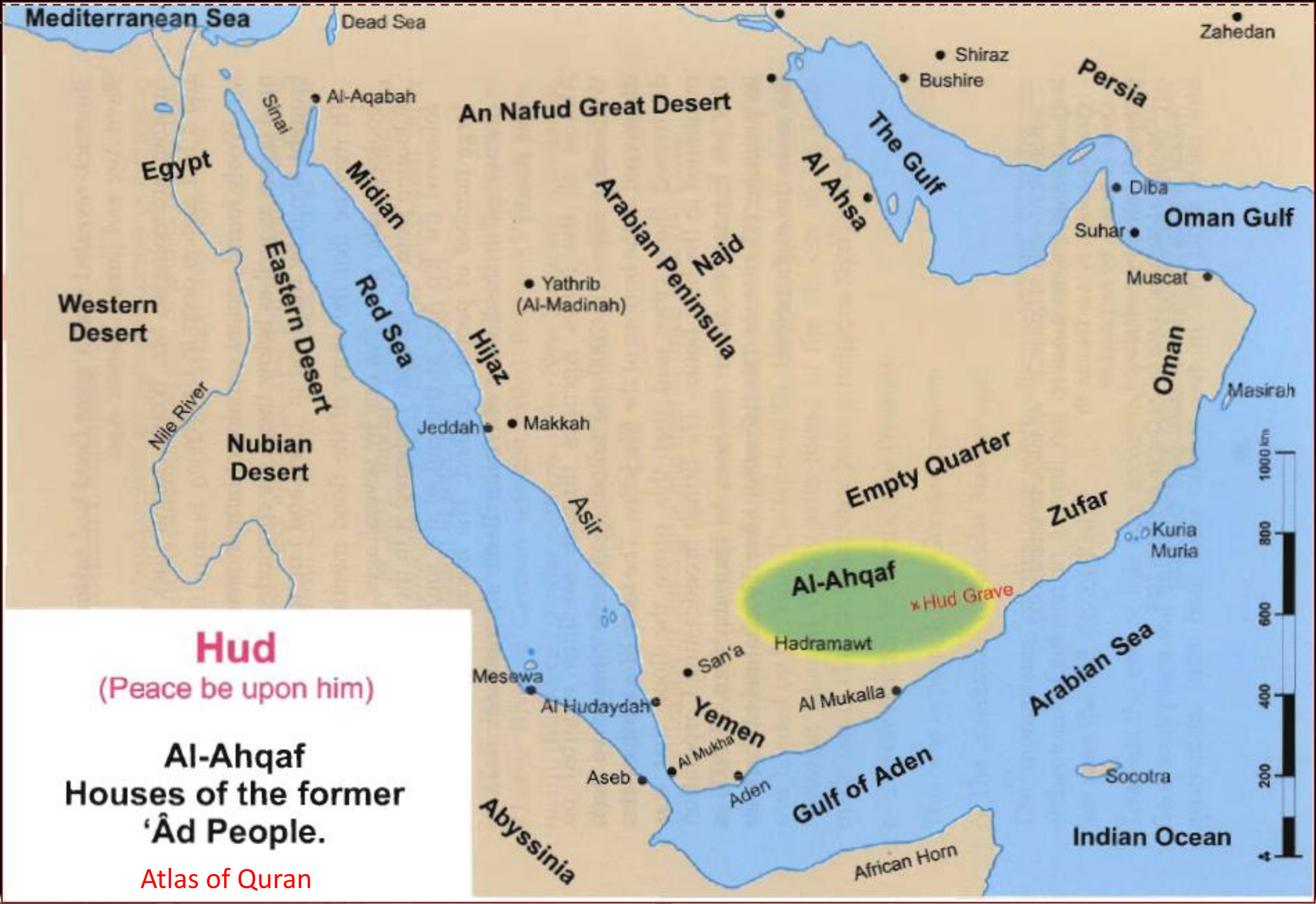

Hud
(Peace be upon him)

Al-Ahqaf
Houses of the former ‘Âd People.

Atlas of Quran

قوم عاد اور حضرت ہود علیہ السلام

کیا مغربی مؤرخین نے قوم عاد کے وجود کا انکار کیا؟

- بالعموم مغربی مؤرخین نے قوم عاد کو اپنی تحقیق یا تحریر کا موضوع نہیں بنایا ، لیکن بعض مغربی مورخین جن میں اسپرینگر (Anton Heinrich Springer) بھی شامل ہے نے کوشش کی ہے کہ قوم عاد کا تاریخی طور پر انکار ہی کر دیں، اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ اسلامی آثار کے علاوہ ان کا ذکر کہیں اور نہیں ملتا اور توارت بھی ان کے ذکر سے خالی ہے
- قدیم عربوں میں بھی اس قوم کا ذکر زبان خاص و عام تھا جسے وہ ایک طاقتور اور ترقی یافتہ قوم کے طور پر یاد کرتے تھے لیکن ان میں شاعری کے علاوہ تحریری روایت مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے اس کے متعلق کوئی تحریری مواد یا کتب نہیں چھوڑیں
- اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ماضی قریب تک جزیرۃالعرب کے جنوبی علاقے (جس میں یہ قوم آباد تھی) کے آثار پر کوئی خاص تحقیق نہیں ہوئی اور ازمنہ قدیم کی اقوام کے بارے میں مغربی مؤرخین کا زیادہ تر انحصار قدیم کتب، تحریری مواد اور آثارِ قدیمہ پہ ہے اس لیے انھوں نے قوم عاد کے متعلق کوئی خاص دلچسپی ظاہر نہیں کی
- لیکن ایسے آثار اور ماخذ موجود ہیں جو نشاندہی کرتے ہیں کہ قصہ عاد عرب کے زمانہ جاہلیت میں مشہور تھا اور قبل اسلام کے شعراء نے قوم ہود کے بارے میں اپنہ شاعری میں گفتگو کی ہے، یہاں تک کہ زمانہ جاہلیت میں بلند اور مضبوط عمارتوں کی نسبت "عاد" کی طرف دیتے ہوئے انھیں "عادی" کہتے تھے
- 1990 میں قوم عاد کے مرکزی شہر ارم (جسے قرآن میں إرَم ذات العماد اور انگریزی میں Irem, Ubar, Wabar کہا گیا ہے)کے آثار برآمد ہوئے ہیں جو الربع الخالی کے اس حصے میں ہے جو آج کل عمان میں شامل ہے۔اس شہر کو قدیم عرب ہزار ستونوں والا شہر بھی کہتے تھے)

قوم عاد اور حضرت ہود علیہ السلام

- عاد ایک بت پرست قوم تھی اور قوم نوح (علیہ السلام) کی طرح صنم پرستی اور صنم تراشی میں ماہر تھے
- قرآن کے دوسرے مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ عاد غیر معمولی طور پر قوی ہیکل تھے جس کسی پر گرفت کرتے بڑی سخت کرتے اپنی اس طاقت کا ان میں زعم بے جا پیدا ہو گیا تھا۔ بڑے خوشحال اور متمدن تھے فن تعمیر میں انھیں بڑی دسترس حاصل تھی، وہ نہ صرف بڑی شان و شوکت کے محل اور قلعے تعمیر کرتے تھے بلکہ جابجا پہاڑی دروں میں یا بلند ٹیلوں پر محض تفریح طبع یا خوش مذاقی کے نقطہ نظر سے یادگار عمارتیں بناتے
- قومِ عاد نے اپنی مملکت کی سطوت و جبروت اور جسمانی قوت کے غرور میں خدائے واحد کو بالکل بھلا دیا تھا
- ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے وہی دعوت پیش کی جو حضرت نوح علیہ السلام اور باقی انبیاء و رسل پیش کرتے رہے آپؑ نے فرمایا کہ اے برادران قوم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی اور معبود نہیں۔ یاد رکھو ! یہی دعوت اور یہی کلمہ انسان کی دنیوی اور اخروی فلاح کی کلید ہے اور اسی کو چھوڑ دینے کا نتیجہ دنیا میں عذاب کی صورت میں اور آخرت میں دائمی عذاب کی صورت میں نکل سکتا ہے
- اللہ کو آقا مانو اور یہ یقین جانو کہ اس کے سوا تمہارا کوئی آقا، کوئی مالک اور کوئی حاکم حقیقی نہیں۔ اسی کی بندگی اور اطاعت میں زندگی گزارنے کا عہد کرلو اور پھر اس عہد کی تعمیل میں جت جاؤ
- تم اللہ کی ہی مخلوق کو اس کے ساتھ شریک عبادت کرکے نہ صرف شرک کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہو بلکہ اس جرم کی اللہ کی طرف نسبت کرکے اس پر افترا پردازی کا جرم بھی کر رہے ہو

قوم عاد (قرآنِ مجید کے مطابق)

- عاد عرب تھے اور "احقاف" کے باشندے تھے - وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ [الأحقاف: 21]
- یہ لوگ بڑی قد و قامت کے مالک تھے۔ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً [الأعراف: 69]
- بہت زیادہ طاقت ور تھے۔اسی قوت وطاقت نے انہیں سرکش اور گھمنڈی بنادیا تھا۔ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ [فصلت: 15]
- کمزوروں پر ظلم ڈھاتے تھے۔ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ [الشعراء:130] اور جب کسی کی پکڑ کرتے ہو تو پکے ظالم و جابر بن کر پکڑ کرتے ہو
- بت پرست اور مشرک تھے ۔ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ [الأعراف: 65] اور قوم عاد کے پاس ہم نے ان کے بھائی ہود کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔انہوں نے کہا : اے میری قوم ! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے
- ہر اونچائی پر مضبوط محل بناتے اوراس پر فخر کرتے۔ گویا مال ودولت کو بے کار میں ضائع کرتے۔ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾-الشعراء، کیا تم ہر اونچی جگہ پر کوئی یادگار بنا کر فضول حرکتیں کرتے ہو؟اور تم نے بڑی کاریگری سے بنائی ہوئی عمارتیں اس طرح رکھ چھوڑی ہیں جیسے تمہیں ہمیشہ زندہ رہنا ہے؟

قوم عاد اور حضرت ہود علیہ السلام

حضرت ہود علیہ السلام نے قوم سے کہا :

- اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اس نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا ہے کہ تمہیں ہدایت کی راہ بتاؤں، خدائے واحد سے ڈرو اور میرا کہا مانو
- پتھر کے بت مٹی سے بنے ہوئے مجسمے اور تمہارے اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے صنم تمہارے حاکم کیسے ہو سکتے ہیں؟
- سیاہ رات کو روشن کرنے والا، چاند اور لاتعداد ستارے اللہ کے بنائے ہوئے راستوں پر گردش کرنے کے پابند ہیں، یہ اللہ کے حکم سے سر موانحراف نہیں کرتے، یہ تمہارے اعمال پر کس طرح مختار ہو سکتے ہیں؟ تم گمراہی میں پڑ گئے ہو، شیطان نے تمہیں بہکا دیا ہے، اس شرک کی تمہارے پاس کوئی عقلی دلیل نہیں ہے
- اللہ نے تمہیں جسمانی قوتوں اور ذہنی صلاحیتوں سے نوازا ہے، ان کی قدر کرو اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو
- اگر تم نے بڑائی اور نمود و نمائش کو ترک نہیں کیا اور اللہ کا شکر نہیں کیا تو یاد رکھو اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے۔
- ان کچھ ناموں کے بارے میں جو تم مجھ سے جھگڑتے ہو ان کی کوئی حقیقت نہیں یہ تمہارے آباؤ اجداد نے گھڑ لیے ہیں، اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری

قوم عاد اور حضرت ہود علیہ السلام

قوم کے سرداروں نے آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور کہا :

- ← ہم گمان کرتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو، تم ہمیں بہکا کر ہمارے معبودوں سے برگشتہ نہیں کر سکتے، عذاب کی دھمکیوں سے مرعوب ہو کر ہم اپنے بزرگوں کا راستہ ترک نہیں کریں گے، تم اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو ہم پر اپنے رب کا عذاب لے آؤ۔
- ← ہم کو برابر ہے تو نصیحت کرے یا نصیحت نہ کرے اور ہمیں یہ عادت ہے کہ اگلے لوگوں کی اور ہم کو آفت نہیں آنے والی۔
- جب مسلسل تبلیغ کے باوجود قومِ عاد اپنی سرکشی سے باز نہ آئی تو حضرت ہود علیہ السّلام نے اللّٰہ سے دعا کی،
- قَالَ رَبِّ ٱنصُرۡنِی بِمَا كَذَّبُونِ۔ المومنون: ۳۹ ۔ رسول نے کہا "پروردگار، اِن لوگوں نے جو میری تکذیب کی ہے، اس پر اب تو ہی میری نصرت فرما"۔
- اللہ نے اس نافرمان قوم کو سزا دینے کا فیصلہ فرمالیا۔ قوم عاد کی سرکشی اور ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے پہلے اللہ تعالی نے ان پر بارش بند روک دی۔ فصل اور باغات جل گئے۔ لوگ بارش کی خواہش کرنے لگے۔
- پھر ایک دن ایک سیاہ بادل انہیں آتا نظر آیا وہ خوشی سے پوچھنے لگے کہ یہ بادل ہم پر برسے گا۔ اصل میں ابر کی صورت میں وہ قہر الٰہی تھا جس عذاب کی وہ جلدی مچا رہے تھے وہ ایسی آندھی تھی جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ جس نے ان کی بستیوں، درختوں، خیموں اور پہاڑوں پر تعمیر کردہ محلوں تک کو اڑا پھینکا سب کچھ تباہ و برباد کر دیا۔

قوم عاد پر اللہ کا عذاب

- فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ سورة فصلت: ١٦ - آخرکار ہم نے چند منحوس دنوں میں سخت طوفانی ہوا ان پر بھیج دی تاکہ انہیں دنیا ہی کی زندگی میں ذلت و رسوائی کے عذاب کا مزا چکھا دیں، اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ رسوا کن ہے، وہاں کوئی ان کی مدد کرنے والا نہ ہو گا
- سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ - فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ- الحاقه: ٧،٨ اللہ تعالیٰ نے اُس کو مسلسل سات رات اور آٹھ دن اُن پر مسلط رکھا۔ (تم وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہ وہاں اِس طرح پچھڑے پڑے ہیں جیسے وہ کھجور کے بوسیدہ تنے ہوں۔ اب کیا اُن میں سے کوئی تمہیں باقی بچا نظر آتا ہے؟
- تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ الاحقاف:٢٥ — (وہ آندھی) جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تہس نہس کر ڈالے گی، غرض ان کی حالت یہ ہو گئی کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ ایسے مجرم لوگوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔
- وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ (41) الذاريات - اور (تمہارے لیے نشانی ہے) عاد میں، جبکہ ہم نے ان پر ایک ایسی بے خیر ہوا بھیج دی (جو ہر بہتری سے بانجھ تھی)

قومِ عاد کے طرزِ عمل

- اونچے اونچے ستونوں والی اونچی عمارتیں سب سے پہلے بنانے کا آغاز قومِ عاد نے کیا، قرآن مجید میں ان کی اس خصوصیت کا ذکر کہ حضرت ہودؑ نے ان سے فرمایا: ”یہ تمہارا کیا حال ہے کہ ہر اُونچے مقام پر لاحاصل ایک یادگار عمارت بنا ڈالتے ہو، اور بڑے بڑے قصر تعمیر کرتے ہو، گویا تمہیں ہمیشہ رہنا ہے“ (سورہ الشعرا آیت نمبر 128۔ 129)۔
- وہ صرف اپنی عظمت و خوشحالی کا مظاہرہ کرنے کے لیے ایسی عالی شان عمارتیں تعمیر کرتے تھے جن کا کوئی استعمال نہیں، جن کی کوئی ضرورت نہیں، نہ جن کا کوئی فائدہ اس کے سوا کہ وہ بس ان کی دولت و شوکت کی نمائش کی نشانی کے طور پر کھڑی رہیں

کیا اونچی عمارتیں بنانا ناپسندیدہ عمل ہے؟

- اونچی عمارتیں بنانا بذاتِ خود کوئی ناپسندیدہ عمل نہیں لیکن جب کسی قوم میں دولت کی ریل پیل ہو، ان کے اندر نفس پرستی و مادہ پرستی کی شدت بڑھتے بڑھتے جنون کی حد کو پہنچ جائے اور ان کا تمدن ہی بگڑ جائے تو پھر یہ عمل باقی اعمال کے ساتھ قابلِ گرفت
- حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کی تعمیرات پر جو گرفت کی اس سے مقصود یہ نہیں تھا کہ ان کے نزدیک صرف یہ عمارتیں ہی قابلِ اعتراض تھیں، بلکہ دراصل وہ بحیثیتِ مجموعی ان کی معاشرت، معیشت اور تہذیب و تمدن پر گرفت کر رہے تھے اور ان عمارتوں کا ذکر انہوں نے اس حیثیت سے کیا تھا کہ سارے ملک میں ہر طرف یہ بڑے بڑے پھوڑے اس فساد کی نمایاں ترین علامت کے طور پر ابھرے نظر آتے تھے۔

قوم عاد کے انجام کے اسباق

- قریشِ مکہ، تمام زمانوں کے لوگوں، اور ان رہنماؤں کے لیے قومِ عاد کے انجام میں بے شمار اسباق جو اپنی بڑائی اور کبریائی کا ڈنکا بجاتے نہیں تھکتے، اور اپنی مادی ترقی اور دولت مندی پر پھولے نہیں سماتے
- ان کے طرزِ عمل اور اُن کے انجام کے ذکر سے مقصود یہ بتانا ہے کہ یہ کائنات کسی اندھے بہرے قانونِ فطرت پر نہیں چل رہی ہے بلکہ ایک خدائے حکیم اس کو چلا رہا ہے، اور اس خدا کی خدائی میں صرف ایک وہی قانون کارفرما نہیں ہے جسے تم قانونِ فطرت سمجھتے ہو، بلکہ ایک قانونِ اخلاق بھی کارفرما ہے، جس کا لازمی تقاضا مکافاتِ عمل اور جزا اور سزا ہے
- یہ سبق بھی کہ جن قوموں نے بھی آخرت سے بے فکر اور خدا کی جزا و سزا سے بے خوف ہو کر اپنی زندگی کا نظام چلایا وہ آخر کار فاسد و مفسد بن کر رہیں، اور جو قوم بھی اس راستے پر چلی اُس پر کائنات کے رب نے آخر کار عذاب کا کوڑا برسا دیا۔
- ان مکذب قوموں کا انجام یہ واضح شہادت دے رہا ہے کہ آخرت کا انکار ہر قوم کے بگاڑنے اور بالآخر تباہی کے غار میں دھکیل دینے کا موجب ہوا ہے
- ہلاکت اقوام اور استبدال اقوام کے قوانین کا اطلاق: قومِ عاد کا عروج اور پھر ان کی تباہی اس بات کی بھی شاہد کہ جب کوئی قوم اجتماعی سر کشی، ظلم اور بغاوت پر آمادہ ہو جاتی اور اس پر پیہم اصرار کرتی رہتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب اس کو صفحۂ عالم سے مٹا دیا کرتا ہے اور اس کی جگہ دوسری قوم لے لیتی ہے

قوم عاد کے انجام کے اسباق

- تمام انبیاء ورسل نوح علیہ السلام سے محمد ﷺ تک خالص توحید کی دعوت دیتے تھے اور شرک سے روکتے تھے
- تمام انبیاء اپنے اخلاص کی یہ دلیل پیش کرتے رہے کہ وہ دعوت پر کوئی اجر طلب نہیں کرتے
- اللہ کی جانب توبہ واستغفار کرنے سے دنیا وآخرت کی بھلائیاں اور خیر حاصل ہوتا ہے (کم و بیش تمام انبیاءؑ نے یہی بتایا)
- دین سے تعلق اور اللہ کا تقوی دنیا اور آخرت کی سعادت کی دلیل ہے
- سخت سے سخت حالات میں بھی دعوت واصلاح کا کام کرتے رہنا چاہیے۔ مبلغین اور داعیین کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی کے اعتراض پر اپنے کام سے رک جائیں، کیونکہ وہ "حق" کے داعی ہیں۔
- قومیں اگر محض دنیاوی ترقی و ٹیکنالوجی کے حصول میں لگ جائیں، اپنے رہن سہن، معاشرت، معیشت اور سماج میں سے الہی تعلیمات اور ہدایات کو نکال دیں تو اس کا انجام یقینی دنیوی اور اخروی خسارہ (قوموں کی تاریخ اس پر گواہ)
- دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت — ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا
- قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ ، وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ ، وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ ، سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ) رواه أحمد ، وأبو داود و صححه الألباني ۔ جب تم بیع عینہ (ایک سودی کاروبار) کروگے، بیلوں کی دمیں پکڑ لوگے، کھیتی باڑی کو پسند کروگے اور جہاد کو چھوڑ دوگے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور اس وقت تک اس کو دور نہیں کرے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں پلٹ آؤگے